



السلام عليكم ورحمة الله وبركاته
ایک ہی کلمہ کے ساتھ تین طلاقیں یا ایک ہی مجلس میں الگ الگ تین طلاقیں دینا حرام ہیں اور ایسا کرنے والے کو گناہ کار سمجھا جاتا ہے لیکن، معمور علماء کا اس مسئلہ میں بہت اختلاف ہے، بعض کی رائے یہ ہے کہ اس سے تین طلاقیں واقع ہوتی ہیں، بعض کی رائے یہ ہے کہ اس سے ایک طلاق واقع ہوتی ہے جب کہ ایک گروہ کی رائے یہ ہے کہ اس سے طلاق بالکل واقع ہوتی ہی نہیں، کیونکہ یہ طلاق بد عی ہے، اور اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ طریقے کے خلاف ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس مسئلہ سے متعلق نبی کریم ﷺ سے ثابت شدہ صحیح حکم کیا ہے، عکسر مکی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث سے تو معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے رکانہ کی ایک مجلس کی تین طلاقیں کو ایک قرار دیا تھا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحیح السؤال

و عليکم السلام ورحمة الله وبركاته!
الحمد لله، والصلوة والسلام على رسول الله، أما بعد!

اس مسئلہ میں صحیح بات یہ ہے کہ جب آدمی اپنی عورت کو ایک یہ کلمہ کے ساتھ تین طلاقیں دے دے تو اسے ایک طلاق شمار کیا جائے گا کیونکہ صحیح مسلم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے عہد (زمانے) میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے ابتدائی دو سالوں تک تین طلاقیں کو ایک ہی قرار دیا جاتا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں نے اس مسئلہ میں جلد بازی سے کام لینا شروع کر دیا ہے، جس میں ان کے نئے ملت تھی لہذا اس کو گریب نافذ کر دیں تو۔۔۔ چنانچہ انہوں نے اسے نافذ کر دیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے شاگردوں اور دیگر اہل علم نے اسی بات کو اختیار کیا ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی یہی روایت ثابت ہے۔ سیرت نگار امام محمد بن اسحاق کا بھی یہی قول ہے اور یہی قول شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کو بھی اختیار کیا ہے کہ دوسری اور تیسری طلاقیں نکاح یا رجحت کے بعد ہی واقع ہوں گی اور پھر اس کے انہوں نے کتنی اسباب ذکر کئے ہیں، لیکن میرے علم کے مطابق آپ کے اس دوسرے قول کی اور دشیر عیہ میں سے کسی دلیل سے تائید نہیں ہوتی۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے بھی کسی کا قول اس کی تائید میں نہیں ہے لہذا صحیح بات میں یہی ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوں گی، باقی رہی حدیث رکانہ قوہ اس مسئلہ میں صریح نہیں ہے، اس حدیث کی سند میں بھی کلام ہے کیونکہ اسے داود بن حصین نے عکسر مکی حضرت کو مدینہ کی ایک جماعت نے ضعیف قرار دیا ہے جو اس کے "تقریب" "تمذیب" اور دیگر کتابوں میں داود بن کور کے ترجمہ سے معلوم ہوتا ہے۔

حمد لله رب العالمين واصحاب

مقالات و فتاویٰ

ص 347

محمد فتویٰ